السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

راولپنڈی سے رانا اختر لکھتے ہیں کہ طاغوت کسے کہتے ہیں موجودہ دور میں طاغوت کی کیا صورتیں ہیں اور اس سے کیونکر محفوظ رہا جا سکتا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

لغت کے اعتبار سے طاغوت ہر اس شخص کو کہا جاتا ہے جو حدود سے تجاوز کر جائے ، قرآن کریم کی اصطلاح میں طاغوت سے مراد وہ بندگی کی حد سے تجاوز کر کے خود آقائی کا دم بھرے اور اللہ کے بندوں سے اپنی بندگی کرائے ۔

اللہ کے مقابلہ میں بندے کی سرکشی کے تین مراتب حسب ذیل ہیں ۔

(1) بندہ اصولاً اس کی اطاعت کو ہی حق خیال کرے مگر عملاً اس کے احکام کی خلاف ورزی کرے ، اس کا نام قرآنی اصطلاح میں فسق ہے ۔

(2) بندہ اس کی فرمانبرداری سے اصولاً منحرف ہو کر یا تو خود مختار بن جائے یا اس کے علاوہ کسی دوسرے کی بندگی کرنے لگے یہ کفر ہے ۔

(3) وہ اپنے مالک سے باغی ہو کر اس کے ملک میں اور اس کی رعیت میں خود اپنا حکم چلانے لگے ، اس آخری مرتبے پر جو بندہ پہنچ جائے اس کا نام طاغوت ہے ۔ کوئی شخص صحیح معنوں میں اللہ کا حقیقی بندہ نہیں ہو سکتا جب تک وہ اس طاغوت کا منکر نہ ہو اور اللہ کی بندگی سے منہ موڑ کر انسان صرف ایک طاغوت کے چنگل میں ہی نہیں پھنسا بلکہ بہت سے طواغیت اس پر مسلط ہو جاتے ہیں ، ایک طاغوت شیطان ہے جو اس کے سامنے نت نئی جھوٹی تر غیبات کا سدا بہار سبز باغ پش کرتا ہے ، دوسرا طاغوت آدمی کا اپنا نفس ہے جو اسے خواہشات کا غلام بنا کر زندگی کے ٹیڑھے راستوں پر دھکیل دیتا ہے ، ان کے علاوہ بے شمار طاغوت باہر کی دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں ، بیوی او بچے ، اعزہ واقربا ، برادری ، خاندان ، دوست اور آشنا ، سوسائٹی اور قوم ، پشوا اور راہنما ، حکومت اور حکام یہ سب بندے کے لئے کبھی طاغوت کی حیثیت اختیار کر جاتے ہیں اور اس سے اپنی اغراض کی بندگی کراتے ہیں ، پھر بے شمار آقاؤں کا یہ غلام ساری عمر اس چکر میں پھنسا رہتا ہے کہ کس آقا کو خوش کرے اور کس کی ناراضگی سے محفوظ رہے ۔ مختصر یہ ہے کہ طاغوت ہر وہ باطل قوت ہے جو اللہ کے مقابلہ میں اپنی عبادت یا اطاعت کرائے یا لوگ از خود اللہ کے مقابلہ میں اس کی اطاعت کرنے لگیں خواہ وہ مخصوص شخص ہو یا ادارہ ، گویا طاغوت سے مراد دنیا دار چودھری اور حکمران بھی ہو سکتے ہیں ، بت ، شیطان اور جن بھی ہو سکتے ہیں اور ایسے پیر فقیر بھی ہو سکتے ہیں جو اللہ کے مقابلہ میں اپنی اطاعت کروانا پسند کرتے ہیں اور شریعت پر طریقت کو ترجیح دیتے ہیں ، اس طرح ہر انسان کا اپنا نفس بھی طاغوت ہو سکتا ہے جبکہ وہ اللہ کی اطاعت وعبادت سے انحراف کر رہا ہو ۔ ان سے محفوظ رہنے کی صرف ایک ہی صورت ہے کہ ان سب کا انکار کر دیا جائے ، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ۔ ''اب جو شخص طاغوت سے کفر کرے اور اللہ پر ایمان لائے تو اس نے ایسے مضبوط حلقہ کو تھام لیا جو ٹوٹ نہیں سکتا ۔'' (2/البقرہ256)

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا : ''جو لوگ طاغوت کی عبادت کرنے سے بچتے رہے اور اللہ کی طرف رجوع کیا ان کے لئے بشارت ہے ، لہذا آپ میرے بندوں کو خوش خبری دے دیجیے جو بات کو توجہ سے سنتے ہیں ، پھر اس کے بہترین پہلو کی پیروی کرتے ہیں ۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت بخشی اور یہ عقل مند ہیں ۔'' (39/الزمر:18)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:28